السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے قاری حفیظ الرحمن اطہر لکھتے ہیں کہ ایک دینی مدرسہ کو لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سکول میں بدل دیا گیا ہے جہاں اردو انگریزی حساب سائنس اور کمپیوٹر کی تعلیم کے ساتھ صحاح ستہ کے منتخب ابواب اور قر
آن کریم کے ترجمہ وتفسیر کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اب بعض طلبا فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں کیا زکوۃ چرمہائے قربانی اور فطرانہ وعشر وغیرہ سے اخراجات کو پورا کیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ایک دینی مدرسہ کی عمارت کو عصری سکول میں تبدیل کر دیا گیا ہے چونکہ ادارہ ہذا ایک سکول ہے اور بنیادی تعلیمات کو ہی اولین حیثیت حاصل ہے دینی تعلیمات ثانوی حیثیت میں ہیں وہ بھی صحاح ستہ کے منتخب ابواب اور قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر کی حد تک ہیں اگرچہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کی پیوندکاری کے تجربات پہلے بھی ہوئے ہیں اور اب بھی انہیں تختہ مشق بنایا جا رہا ہے ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اسلام کی سربلندی کےلیے دینی علوم میں جو گہرائی اور گیرائی درکار ہے وہ اس طرح حاصل نہیں ہوتی تاہم مسئلہ کی حد تک ہمارا موقف یہ ہے کہ موجودہ دور کے کالج اور سکول مصارف زکوۃ سے خا رج ہیں مدارس دینیہ جن میں خالص قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے انہیں بھی کھینچ تان کر فی سبیل اللہ کی مد میں داخل کیا جاتا ہے تاہم غریب اور نادار طلبا کو زکوۃ دینا نص قطعی سے ثابت ہے خواہ وہ دینی مدارس میں زیر تعلیم ہوں یا کالج میں پڑھتے ہوں اس میں تو اختلاف کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے : "یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کےلیے ہیں---(9/التوبہ : 60)

لہذا غریب طلبا کی امداد زکوۃ صدقات چرمہائے قربانی عشر اور فطرانہ وغیرہ سے کی جا سکتی ہے جس کی صورت یہ ہو کہ سکول کی انتظامیہ زکوۃ وصدقات کو جمع کرے اور جو طلبا غریب اور نادار ہیں ان کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دے تاکہ وظیفہ سے اپنی یونیفارم اور فیس وغیرہ کی ادائیگی کا بندوبست کریں اس جمع شدہ زکوۃ وخیرات سے سکول کی عمارت اساتذہ کی تنخواہ اور دیگر اخراجات نہ پورے کیے جائیں کیوں کہ مصارف زکوۃ میں سے اس قسم کا کو ئی مصروف قرآن وحدیث میں بیان نہیں ہوا ہے اگر مصارف زکوۃ کےلیے اس قسم کے دروازے کھولنے کی اجازت دے دی جائے تو ہر کتھرے مھترے کو مال زکوۃ سے اپنی ضروریات پوری کرنے کےلیے سند جواز مل جا ئے گی جو قرآن وحدیث کے منافی ہے اس لیے ضروری ہے کہ انہیں صرف قرآن وحدیث میں بیان شدہ مصارف تک محدود رکھا جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:475